



# جوشِ ایمانی

شیخ حریت، امیر مجلس، ہائی دھوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا جلال  
محمد الیاس عطار قادری رضوی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 آتَابَعُدُّوْا فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## جوش ایمانی

غالباً آپ کو شیطان یہ رسالہ (24 صفحات) پورا نہیں پڑھنے دے گا  
 مگر آپ کو دُش کر کے پورا پڑھ کر شیطان کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

### دُرود شریف کی فضیلت

”سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ“ میں ہے، حضرت سیدنا ابراہیم بن علی بن عقیلؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں: میں نے خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کیا تو

عرض کی: سرکار! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کی خفاقت کا طلب گار ہوں۔ سرکار! صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُكْبِرُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ یعنی ”مجھ پر کثرت کے ساتھ دُرود پاک

پڑھا کرو۔“ (سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ ص ۱۳۷)

کبے کے بڑے ہونے تم پہ کروڑوں دُرود

طیبہ کے عس النُّحٰی تم پہ کروڑوں دُرود (صالح پھل شریف ص ۲۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایہ بیان امیر اہلسنت و جماعت نے خلیفہ قرآن و سنت کی عالمگیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے نمن  
 روز و بین الاقوامی سٹوں پھر ساجد (۱۳۰۶ھ و ۱۳۰۷ھ) جب السراج و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آخری نشست میں فرمایا۔  
 ترجمہ و اضافے کے ساتھ تحریر اساطیر خدمت ہے۔  
 مجلس مکتبۃ المدینہ

قرآن مجید کے اہل اللہ صریحہ و مسلمہ جس نے اچھے اور برے کے امتداد پر ایک جہاں اللہ عز و جل اس پر ہر قسم کی رحمتیں بھیجتے ہیں۔ (مسلم)

## مَدَنی مَنے کا جوشِ ایمانی

رات کا پچھلا پہر تھا، سارے کا سارا عین نور میں ڈوبا ہوا تھا۔ اگلی عین زخمت کی چادر اوڑھے ہوئے خواب تھے، اتنے میں مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حضرت سیدنا ابی جہش رضی اللہ عنہ کی یہ کیف صد امدینہ منورہ وَاللّٰہُ لَشَرُّ لَّمَّا تَعْلَمُوْنَ کی گلیوں میں گونج اٹھی: ”آج نماز فجر کے بعد مجاہدین کی فوج ایک عظیم مُہم پر روانہ ہو رہی ہے۔ مدینہ منورہ وَاللّٰہُ لَشَرُّ لَّمَّا تَعْلَمُوْنَ کی مقدّس بیہیاں اپنے شہزادوں کو جنت کا دو لہا بنا کر فوراً دربار رسالت میں حاضر ہو جائیں۔“ ایک بیوہ صحابیہ رضی اللہ عنہا منہا اپنے چھ سالہ یتیم شہزادے کو پہلو میں لٹائے سو رہی تھیں۔ حضرت سیدنا ابی جہش رضی اللہ عنہ کا اعلان سُن کر چونک پڑیں! دل کا زخم ہرا ہو گیا، یتیم بچے کے والد گرامی گزشتہ برس غزوہ بدر میں شہید ہو چکے تھے۔ ایک بار پھر فجر اسلام کی آبیاری کیلئے خون کی ضرورت درپیش تھی مگر ان کے پاس چھ سالہ مدنی مُتے کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے اُمتدّٰیآ آیا۔ آہوں اور سسکیوں کی آواز سے مدنی مُتے کی آنکھ کھل گئی، ماں کو روٹا دیکھ کر متعجب ہو کر کہنے لگا: ماں! کیوں روتی ہو؟ ماں مدنی مُتے کو اپنے دل کا دُور کس طرح سمجھاتی! اس کے رونے کی آواز مزید تیز ہو گئی۔ ماں کی گریہ و زاری کے فائز سے مدنی مُتے بھی رونے لگ گیا۔ ماں نے مدنی مُتے کو بہلانا شروع کیا، مگر وہ ماں کا دُور جاننے کیلئے بھید تھا۔ آخر کار ماں نے اپنے جذبات پر یکویش تمام قابو پاتے ہوئے کہا: بیٹا! ابھی ابھی حضرت سیدنا ابی جہش رضی اللہ عنہ نے

فَرِیْضَانِ نَجِیِّ عَلَیْہِ سَلَامٌ اُس گھم کی ناک تاک کو جو جس کے پاس ہرگز نہ ہو اور وہ کچھ پروردگار شہید ہے۔ (تذکرہ)

اعلان کیا ہے: مجاہدین کی فوج میدان جنگ کی طرف روانہ ہو رہی ہے۔ آقائے نامدار  
 صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے جاں نثار طلب فرمائے ہیں۔ کتنی بخت بیدار ہیں وہ مائیں  
 جو آج اپنے نوجوان شہزادوں کا نذرانہ لئے دربار رسالت میں حاضر ہو کر انگلیاں آنکھوں سے  
 اتھاکیں کر رہی ہوں گی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم! ہم اپنے جگر پارے آپ  
 کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہیں، آقا! ہمارے ارمانوں کی حقیر قربانیاں قبول فرمائیے،  
 سرکار! غم بھر کی محنت و سول ہو جائے گی۔ اتنا کہہ کر ماں ایک بار پھر رونے لگی اور ٹھڑائی  
 ہوئی آواز میں کہا: کاش! میرے گھر میں بھی کوئی جوان بیٹا ہوتا اور میں بھی اپنا نذرانہ شوق  
 لے کر آقا کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتی۔ مَدَنی مٹا ماں کو پھر روتا دیکھ کر چل گیا اور اپنی ماں  
 کو چُپ کرواتے ہوئے **جوشِ ایمانی** کے جذبے کے ساتھ کہنے لگا: میری پیاری ماں انت رو،  
 مجھی کو پیش کرویتا۔ ماں بولی: بیٹا! تم ابھی کم سن ہو، میدان کارزار میں دشمنانِ خونخوار سے پالا پڑتا  
 ہے، تم تھواری کاٹ برداشت نہیں کر سکو گے۔ مَدَنی مٹنے کی ضد کے سامنے پالائز ماں کو ہتھیار  
 ڈالنے ہی پڑے۔ نمازِ فجر کے بعد **سجدۃ النبوی الشریف** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے  
 باہر میدان میں مجاہدین کا ہجوم ہو گیا۔ ان سے فارغ ہو کر سرکارِ مریدہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم  
 وائس تشریف لائیں رہے تھے کہ ایک پردہ پوش خاتون پر نظر پڑی جو اپنے چھ سالہ مَدَنی  
 مٹنے کو لئے ایک طرف کھڑی تھی۔ شاہ شیریں مقال، صاحبِ یو دو وال، شہنشاہِ خوشنصال،  
 محبوبِ ربِّ ذوالجلال، آقائے بلال صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت سیدۃِ بلال

قرآن مجید کے اہل علم و فضلہ نے اس کی تفسیر و تشریح کی ہے اور اس کی روشنی میں اس کی تعلیم دے رہے ہیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آمد کا سبب دریافت کرنے کیلئے بھیجا۔ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریب جا کر لگا ہیں جھکائے آنے کی وجہ دریافت کی۔ خاتون نے تھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا: آج رات کے پچھلے پتھر آپ اعلان کرتے ہوئے میرے غریب خانے کے قریب سے گزر رہے تھے، اعلان سن کر میرا دل تڑپ اٹھا۔ آہ! میرے گھر میں کوئی نوجوان نہیں تھا جس کا نذرانہ شوق لے کر حاضر ہوتی فقط میری گود میں تکی ایک چھ سالہ یتیم بچہ ہے جس کے والد گزشتہ سال غزوہ بدر میں جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں میری زندگی بھر کی پونجی یہی ایک بچہ ہے، جسے سرکارِ عالی وقار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ابھوسلم کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہوں۔ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں سے مدنی مٹنے کو گود میں اٹھالیا اور بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہوئے سارا ماجرا عرض کیا۔ سرکارِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ابھوسلم نے مدنی مٹنے پر بہت شفقت فرمائی۔ مگر کہنی کے سبب میدانِ جہاد میں جانے کی اجازت نہ دی۔ (اعوان: ۱)

إِيمِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

دنیا کیلئے تو وقت ہے مگر...

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مَدَنی مَنے کا جوشِ ایمانی!

فِرَاقِ نَصِیطِ مَلِکِ مَعْرُوفِ رَاجِسْتِ جِس کے پاس میرا کچھ اور اس نے مجھ پر قہر دیا کہ چہ محتسب ویدائے ہو گیا۔ (۱۰۱)

**اللہ! اللہ! پہلے کی مائیں اللہ!** رسول غلامِ نبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور وحیِ اسلام سے کس قدر وابہانہ منجبت کرتی تھیں۔ جو لوگ اپنے جگر پاروں کو بے وفادار دنیا کی دولت کے حصول کی خاطر اپنے شہر سے دوسرے شہر بلکہ دوسرے ملک تک میں اور وہ بھی برسوں کیلئے بھیجے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں مگر اپنے ہی شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں تھوڑی دیر کیلئے بھی جانے سے روک دیتے ہیں، سنتوں کی تربیت کی خاطر مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ چند روز سفر کرنے سے مانع ہوتے ہیں، ان کو اس ایمانِ آفرورد چکایت سے درجِ عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ آہ! ہم تھوڑے سے وقت کی قربانی دینے سے بھی کتراتے ہیں اور ہمارے اُسلاف اپنا جان و مال سب کچھ راہِ خدا غلامِ نبی میں قربان کرنے کیلئے ہر پہل تیار رہتے تھے۔

خے تو آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو

ہاتھ پر ہاتھ دھرے خنجر فروا ہو لے قہر را یعنی آنے والا دن ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### چار شہیدوں کی ماں

أَسَدُ الْغَابَةِ جلد 7 صفحہ 100 پر ہے بجنگِ قادسیہ (جو امیر المومنین

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں لڑی گئی تھی) میں حضرت سیدنا عثمان غنی

فرمانِ حق تعالیٰ ملکہ سلیمانؑ اور اس کے بیٹے داؤدؑ کو تھا کہ تم لوگوں کو ان کے ملکوں میں امن و امان سے رکھو اور ان کے دشمنوں کو شکست دے دو۔ (سورۃ النمل: ۱۶-۱۷)

بعض المذہبوں نے انہیں چاروں شہزادوں سمیت شریک ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ سے ایک روز قبل اپنے چاروں شہزادوں کو اس طرح نصیحت فرمائی: ”میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اُس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نسب کو خراب نہیں کیا، تمہیں معلوم ہے کہ اللہ عَفَّارٌ عَلَّامٌ نے تمہارے مقابلہ (مقابلہ) ب۔ ل۔ کرنے میں مجاہدین کے لئے عظیم الشان ثواب رکھا ہے۔ یاد رکھو! آخرت کی باقی رہنے والی زندگی دنیا کی نفا ہونے والی زندگی سے بڑھ جاتا ہے۔ سنو! سنو! قرآن پاک کے پارہ 4 سُورَةُ اِلِیٰ عَمْرُوْنَ کی آیت نمبر 200 میں ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا  
وَاصْبِرُوا وَاصْبِرُوا ۖ وَاتَّقُوا  
اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٢٠٠﴾

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! صبر کرو اور  
صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی  
حک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، اس  
تسبیح پر کہ کامیاب ہو۔

مُح کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ جنگ میں شرکت کرو اور دشمنوں کے مقابلے میں اللہ جل سے مدد طلب کرتے ہوئے آگے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آگئی اور اس کے شعلے بھڑکنے لگے ہیں تو اس شعلہ زن آگ میں کود جانا، کافروں کے سردار کا مقابلہ

فَرَزَانِ نَصِيحَتِ مَلِكِ مَعْرُوفٍ رَاسِدٍ، جس کے پاس میرا ذکر ہوا، اس نے مجھ پر تشریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔ (مہاراجی)

کرناء، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عزّت واکرام کیساتھ جنت میں رہو گے۔“ جنگ میں حضرت سید شہداء رضی اللہ عنہم کے چاروں شہزادوں نے بڑھ چڑھ کر کٹھار کا مقابلہ کیا اور یکے بعد دیگرے جام شہادت نوش کر گئے۔ جب ان کی والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا کو ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو انہوں نے بجائے واویلا مچانے کے کہا: اُس پیارے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھے چار شہید بیٹوں کی ماں بننے کا شرف عطا فرمایا۔ مجھے اللہُ رَبُّ الْعِزَّت کی رحمت سے اُمید ہے کہ میں بھی ان چاروں شہیدوں کے ساتھ جنت میں رہوں گی۔ (اَسْتُذَلِّغُ فِي مَغْرَقَةِ الضَّعَافَةِ ج ۷ ص ۱۰۰، ۱۰۱)

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے

یہ سرکٹ جائے یا رہ جائے کچھ پروا نہیں کرتے

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کسی آن پر رَحمت ہو اور اُن کے ساتھ ہماری بے حساب مغفرت

اٰمِیْن بِجَاوِزِ الْبَیِّنِ الْاٰمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## گفتار کے غازی

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! آؤ وہ کون سا جذبہ تھا جس نے ہر مرد و عورت بلکہ بچے بچے

کو اسلام کا شیدائی بنا دیا تھا۔ وہ کامل الایمان مومن تھے، وہ جوشِ ایمانی کے جذبے سے





فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جس کے پاس میرا ذکر ہو اس نے مجھ پر لکھ دیا کہ نہ پامال نہ چھوڑا جائے (ابن ماجہ)

اے خاصہ سامانِ رُسلِ وقتِ دعا ہے  
جو دین بڑی شان سے نکھاتا دین سے  
جس دین کے اندر تھے بھی قیصر و کسریٰ  
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے کُروڑاں  
جس دین کی فُتد سے سب ادیان تھے مطلوب  
پھولوں میں باطاعت ہے نہ غفلت ہے بدوں میں  
گو قوم میں حیرتی نہیں اب کوئی بڑائی  
دور ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر  
وہ قوم کہ آفاق میں جو سرِ بکلیک تھی  
جو قوم کہ مالکِ تھی علوم اور بِلَم کی  
کوئی ان کے کمالات کا گنا ہے اب اتنا  
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرکٹ  
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت  
فریاد ہے! اسے کشتیِ مُت کے تھپہاں!  
اے ہمتِ زہمتِ بنامی اُنٹ و اُٹی  
جس قوم نے گھر اور وطنِ تھ سے نچوڑا  
۳۰ بار بڑا دیکھ کے غلو اور خُرم  
بمقامِ ترے جبکہ یہ اُٹھا سے ہیں اپنے  
کر حق سے دعا لُبتِ مردم کے حق میں  
لُبت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن  
ایمان جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے

لُبت پہ جری آ کے جب وقت پڑا ہے  
نہ دلیں میں وہ آج غریبِ اَلْفَرَا ہے  
خود آج وہ بہمانِ خرائے کُرا ہے  
اب اس کی حاس میں نہ کجی نہ ایسا ہے  
اب محض اُس دین پہ ہر نر نہ خرا ہے  
بیادوں میں بخت ہے نہ یادوں میں وفا ہے  
پر نام تری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے  
مُدت سے اسے دور نہاں میٹ رہا ہے  
دو یاد میں اُسلاف کے اب نہ بکھٹا ہے  
اب علم کا واں نام نہ سکت کا پتا ہے  
خُلمِ دشت میں اک قافلہ سہِ مُلک و دُعا ہے  
خُلوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا بگا ہے  
جگ ہے کہ مُرے کام کا انجام بُرا ہے  
بڑا یہ چاہی کے قریب آن لگا ہے  
دینا پہ بڑا لطفِ سدا عام رہا ہے  
جب ٹوٹے کیا نیک شلوک اُن سے کیا ہے  
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے  
اُٹھا سے غلاموں کو کچھ امید ہوا ہے  
خُلوں میں بُہت اس کا جہاز آ کے گھرا ہے  
وہ دو تڑا ایک سے ایک ان میں ہوا ہے  
وہ حیرتی غنیمت تری عجزت کی ولا ہے

فَرِّدَانِ نَصْرَ عَلٰی سُلَاطِنِ اِنْدِیَا، دوسلوں نے ہندوستان کی حکومت کو بے شک تہہ دار ہو کر چھوڑ دیا۔ (پاکستان کے پاکستانیوں کے لئے)

جو خاک ترے در پہ ہے جازدب سے اُڑتی وہ خاک ہمارے لئے داروئے قضا ہے  
جو شہر ہوا حیرتی دلاوت سے منزف اب تک وہی قبلہ تری انس کا رہا ہے  
جس شہر نے پائی تری ہجرت سے سعادت تجھے سے کبش اس کی ہر اک دل میں ہوا ہے  
کل دیکھے ٹپس آئے غلاموں کو ترے کیا اب تک تو ترے نام پہ ایک ایک لدا ہے  
ہم تک ہیں یاد ہیں پھر آج ہیں تمہارے نسبت تہمت انجی ہے اگر حال برا ہے  
حمیدہ سخیلے کی ہمارے فہم کوئی ہاں ایک دعا حیرتی کہ مقبول خدا ہے

خود جاہ کے طالب ہیں نہ عزت کے ہیں خواہاں

پھر فکر ترے دین کی عزت کی ندا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

احساسِ ذمہ داری پیدا کیجئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ اپنے کردار کا جائزہ لیجئے۔

اپنے گناہوں سے بچنے کو بہ کیجئے اور اپنے اندر آئینہ جوشِ ایمانی پیدا کیجئے اور یہ

مذنی سوچ بنائیے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے،

اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اگر آپ نے اپنی ذمہ داری کو سمجھ کر اللہ ﷻ رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں ڈوب کر اس مذنی کام کا بیڑا اٹھایا تو اللہ ﷻ رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیار کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپکا دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

ہم کو اللہ اور نبی سے پیار ہے

اِنْ شَاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

(سائل بخش مریم ۲۰۰۰ء)

لے

لے بیڑا اٹھانا یعنی آمادہ ہونا۔

فَرَقَانِی قافلے ملے ملے، رسولِ جس کے پاس ہرگز کوئی اور بھی رہتا، شریف نہ رہے تو لوگوں میں سے کسی میں بھی نہ رہے۔ (مصحف)

### مَدَنی قافلے میں شفا بخشی ملی اور دیدار بخشی ہوا

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! اَلْخَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے دنیا و آخرت کی ایسی ایسی سعادتیں ملتی ہیں کہ نہ پوچھو بات۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں پچانچہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابِ المدینہ کراچی) میں ”ترجمی کورس“ کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن محفّرات کو صُبح تقریباً چار بجے پیٹ کی بانس جلاب اچانک دُڑو اٹھا، درد اس قدر شدید تھا کہ سات انجکشن لگے تب آرام آیا، حسب معمول محفّرات کو ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع کیلئے (مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں شام کو حاضر ہوا۔ رات دس بجے پھر درد شروع ہوا مگر اجتماع میں مانگی جانے والی اجتماعی دعا کے وقت ٹھیک ہو گیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر سست شدید دُڑو اٹھا۔ ڈاکٹر نے تین انجکشن لگائے پھر کچھ افاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہو گئی کہ جب بھی کھانا کھاتا درد شروع ہو جاتا۔ روزانہ تین چار ٹیکے لگتے۔ ڈرپ چڑھتی، الٹراساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں 12 دن کیلئے سفر کی تیاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے ٹھہرا دیا مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں ڈیرہ بگٹی (بلوچستان) جانے والے مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ ڈیرہ بگٹی جاتے

(طریقہ)

قرآن مجید کے بارے میں جو باتیں ہم سب جانتے ہیں، وہ یہ ہیں کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے پہنچایا گیا تھا۔

ہوئے راستے میں تھوڑا سا ڈنڈو ہوا، پھر وہاں سے ہم نے ”سوئی“ آ کر شہر کے سڑکوں  
بھرے اجتماع میں شرکت کی اور پھر ڈیرہ گنجی واپس آ گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَدَنی قافلے کی  
بَرَکت سے ڈنڈا ایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَزّی قافلے کا حال مجھے دوبارہ وہ  
تکلیف نہیں ہوئی اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ مجھے مَدَنی قافلے میں خواب کے  
انداز مَدَنی نے کے تاجدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ و آلہ وسلم کا دیدار ہو گیا۔

لٹونے رنجیں قافلے میں چلو  
سکینے سکنیں قافلے میں چلو  
دُزد سر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر  
دُزد دونوں میں، قافلے میں چلو  
ہے طلب دید کی، دید کی عید کی  
کیا تجب وہ دھیں قافلے میں چلو

## سلطان دو جہاں خلیفہ تعالیٰ علیہ السلام کی قربانیاں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے  
 آپ کو اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہوگا۔ بغیر قربانی پیش کئے کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے  
 پیارے پیارے اور بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام کی خاطر کیسی کیسی  
 قربانیاں پیش کیں اس کا تصور ہی لرزادینے کیلئے کافی ہے۔ راہِ خدا غلامِ اجل میں ہمارے مٹی  
 مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے حد ستایا گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
 راہوں میں کانٹے بچھائے گئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پتھر برسائے گئے، حتیٰ کہ  
 گلاب بدلتا اور آپ کو شہید کرنے کے بھی دَرپے رہے مگر ہمارے پیارے پیارے آقا اور

[illegible]

میں نے اپنے مصطفیٰ ﷺ سے کہا کہ آپ خدا تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جو لوگ دشمن تھے وہ اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے دوست بن گئے، جو جان کے ذریعے تھے وہ جانیں قربان کرنے لگے، جو دوسروں کو مسلمان ہونے سے روکتے تھے وہ خود مسلمان ہو کر دوسروں کو مسلمان کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔

اِنْخَضَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آج ساری دنیا میں جو اسلام کی بہاریں ہیں وہ اللہ زُبُّ الْعِزَّتِ کی عنایت سے پیارے مصطفیٰ ﷺ سے ملنے والے جلیلہ اور آپ خدا تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم تربیت سے صحابہ کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَم کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

حق کی راہ میں بکھر کھائے خوں میں نہائے طائف میں

دین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا (رواکی بھٹکل ص ۳۸۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## بھلانی کی باتیں سکھانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی نیکی کی دعوت کی خاطر قربانیوں کیلئے کمر بستہ

ہو جائے اور ڈھیروں ثواب کمائے۔ امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اسفہانی قدس سرہ طبرستان (متوفی 430 ہجری) ”حلیۃ الاولیاء“ میں نقل کرتے ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: ”بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: جس نے مجھ پر ہزار ہزار سال کا اور پاک چھ ماہ کے کھانا کھا لیا، اس کے گناہوں سے معاف ہو جائے گا۔ (صحیح بخاری)

روشن فرماؤں گا تا کہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۵ رقم ۷۶۶۲)

### مُتَبَلِّغِین کی قبریں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ جگمگانیں گی

اس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ سنتوں بھرا ایمان کرنے یا دُکس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ انفرادی کو پرورش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، مَدَنی قافلے میں سفر اور کلچرل مدینہ کر کے مَدَنی اِثعامات کا رسالہ روزانہ پڑھنے کی ترغیب دلانے والوں اور سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُتَبَلِّغِین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں کی قُبُوْر بھی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ مَحْضُور مُقْبَضُ الثَّوْرِ ضَلَّ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُوْر کے صدقے نُورِ عَلٰی نُور ہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تاخیرِ چشمے نور کے

جلوہ فرما ہو گی جب کَلَفَتْ رسولُ اللہ کی (سوانحِ حبیب شریف ص ۱۵۶)

### جَنّت میں داخلہ اور گزشتہ گناہوں کا کفارہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی جو عِلْم و دین سیکھنے کی نیت سے مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے ہیں ان کیلئے جنت میں داخلے اور گزشتہ گناہوں کے کفارے کی بشارت ہے۔ اس ضمن میں دو روایات سنئے اور جموعے: ﴿۱﴾ حضرت سیدنا ابوسعید خدری

قرآن مجید کے بارے میں جو باتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کی ہیں، ان سے ہمیں بہت کچھ سیکھنا ہے۔

یہی العمل منہ سے مروی ہے: مَنْ عَزَا وَرَاحَ وَهُوَ فِي تَعْلِيمٍ بَيْنَهُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ  
یعنی ”جو اپنے دین کا علم سینے کیلئے منہج کو چلایا شام کو چلا وہ جنتی ہے۔“ (جنتیہ الاذنیۃ ج ۷ ص ۲۹۰،  
التیسیر بشرح الجامع الصغير للمناوی ج ۲ ص ۴۳۲) ﴿۲﴾ ”جو شخص علم کی طلب کرتا ہے، تو  
وہ اس کے گنہگار نہ رہتا ہے۔“ (فیروزی ج ۱ ص ۲۹۴ حدیث ۲۶۰۷)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبُ ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

## خُصُولِ دُنیا کے لئے سفر...

غور تو فرمائیے! لوگ آمدنی کی زیادتی کیلئے اپنے شہر سے دوسرے شہر، اپنے ملک سے دوسرے ملک جا پڑتے ہیں اور ماں باپ، بال بچے وغیرہ سے برسوں دُور پڑے رہتے ہیں۔ آہ! آج حُصولِ دنیا کی خاطر اکثر لوگ ہر طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں مگر اس فُقرِ عظیم الشانِ آخر و ثواب کی پھارتوں کے باوجود درودِ خدا و خُداوندِ مَیں چند روز کیلئے بھی مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کو مہیا نہیں ہوتے۔

ایک طرف صحابہ کا کردار دوسری طرف ہم غفلت و عجز

ذرا سوچئے تو کسی اٹھاپہ کرام علیہ السلام نے راہ خدا کے ہر سفر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا خواہ وہ دشمنوں کے مقابلے میں قتال (یعنی جنگ) کا معاملہ ہو یا علم دین سیکھنا سکھانا مقصود ہو۔ یہ انہیں کی قربانیوں کا صدقہ ہے جو آج دنیا میں ہر طرف دین اسلام کی بہاریں ہیں، بہر حال ایک طرف تو اٹھاپہ کرام علیہ السلام جن کی زندگیوں کا اللہ جل جلالہ کے



فَرِیَاقِ نَجْوٰی مَلٰٓئِکَہٗ عَلٰی سَمْعِہٖ رَاجِعٌ لَّہٗ کُلُّ عَدُوٍّ اِذَاکَ بِحَسْبِکَ اَللّٰہُ لَہٗ اَلدَّارُ اِذَاکَ بِحَسْبِکَ اَللّٰہُ لَہٗ اَلْمَنَیْمُ کَیْلَہٗ عَظِیْمٌ (ایمان)

دین کی سر بلندی کیلئے وقت تمہیں اور دوسری طرف ہم غافل لوگ ہیں جن کے شب و روز  
بے مزہ اور بے مزہ دنیا ہی کی ترقی کیلئے گویا دُف ہے۔ آہ صد کروڑ آہ!

دہلی قوم کی وہ مٹھ خیالی نہ رہی      برق بخشی نہ رہی، غلط نکالی نہ رہی

رہ گئی رسم اذان، روح بکالی نہ رہی      فلسفہ وہ گیا، تعلق نثرانی نہ رہی

مسجد ہی غریب خواں ہیں کہ کماؤی نہ رہے

یعنی وہ صاحب اوصاف کماؤی نہ رہے

ہر مسلمان رگ پٹل کے لئے بستر تھا      اس کے آئینہ ہستی میں صلِ خیر تھا

جو بھروسا تھا اسے تو فقط اللہ ہے تھا      ہے جہیں موت کا ڈر، اُس کو خدا کا ڈر تھا

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر آئندہ ہوا

بھر پڑ قاتل میراث پذیر کیونکر ہوا

ہر کوئی مسجد نئے ذوقِ شنِ آسانی ہے      کیا بھائی! برا اندازِ مسلمانی ہے؟

حیدری فخر ہے، نئے دلچِ عثمانی ہے      تم کو اسلاف سے کیا منہجِ رومانی ہے؟

وہ زمانے میں سوار تھے مسلمان ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

تم ہو آپس میں غضبناک، وہ آپس میں رحم      تم خطا کار و خطائیں، وہ خطا پیش و کریم

چاہے سب ہیں کہ ہوں کوہِ خُجّاعِ پُستقیم      پہلے دینا کوئی پیدا تو کرے لبِ سلیم







فَرَمَانِ نَبِيِّ ﷺ: مَنْ لَمْ يَكُنْ بِمَرْجُوٍّ فِي مَعَالِفِهِ اس پہلے تمہارے لیے اس کے بعد اعمال میں اس لیے کہتا ہے۔ (ترمذی)

”قطع رحمی حرام ہے“ کے 13 حُرُوف کی نسبت سے

صِلَّة رَحْمَتِی کے 13 مَدَنی پھول

﴿فَرَمَانِ اَللّٰهِ ﷻ: وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسْأَلُوْنَ مِنْهُ وَالْاَسْرَاحَ﴾<sup>۱</sup>

سرخمہ کنز الایمان: ”اور اللہ سے ڈرو، جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لالہ رکھو۔“ اس آیت مبارکہ کے تحت ”تفسیر مظہری“ میں ہے: یعنی تم قطع رحم (یعنی رشتے داروں سے تعلق توڑنے) سے بچو۔

﴿۷﴾ **فَرَامِینِ مَصْنَعِ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ﴿۱﴾ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا

ہے اُسے چاہئے کہ صِلَّة رَحْمَتِی کرے ﴿۲﴾ قیامت کے دن اللہ ﷻ کے غرض کے سائے میں عین رحم

کے لوگ ہوں گے، (ان میں سے ایک ہے) صِلَّة رَحْمَتِی کرنے والا ﴿۳﴾ رشتہ کاٹنے والا قطعہ میں نہیں

جائے گا ﴿۴﴾ لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچھا ہے جو کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت

کرے، زیادہ بخشنے والا ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے والا اور بُرائی سے منع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ

صِلَّة رَحْمَتِی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ رُخسار برائی) کرنے والا ہو ﴿۵﴾ بے شک افضل ترین صدقہ وہ ہے

جو دشمنی چھپانے والے رشتے دار پر کیا جائے ﴿۶﴾ جس قوم میں قاطع رحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا)

ہو، اُس (قوم) پر اللہ کی زحمت کا ثَوَل نہیں ہوتا ﴿۷﴾ جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (بخشہ میں)

نخل بنایا جائے اور اُس کے ذرہ جات جمع کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر غم کرے یہ اُسے مُعَاف

کرے۔

۱۔ ۱۔ التفسیر: ۱۔ تفسیر مظہری ج ۲ ص ۲ ح بخاری ج ۴ ص ۱۳۶ حدیث ۶۱۳۸ فی الآلوف ووس

بمأثور الخطاب ج ۲ ص ۹۹ حدیث ۲۵۲۶ ح بخاری ج ۴ ص ۹۷ حدیث ۵۹۸۴ ح مُسنَد اِمام احمد

ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۲۷۰۰۴ ح ابی داؤد ج ۱ ص ۱۳۸ حدیث ۲۳۵۸۹ ح الترمذی ج ۲ ص ۱۰۳

**فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم:** جب تم کو کھانا پہنچے تو کھاؤ، اگر پانی نہ ملے تو پیو۔

کے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قطعِ حلق کرے یہ اُس سے ناطق (یعنی حلق) جوڑے (المستدرک ج ۳ ص ۱۲ حدیث ۲۲۱۰) ﴿﴾ حضرت سیدنا فضیلہؓ ابوالملیح سرقدی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں، صلۃ رُحٰی کرنے کے 10 فائدے ہیں: اللہ عزوجل کی رضا حاصل ہوتی ہے، لوگوں کی خوشی کا سبب ہے، فرشتوں کو مُسَرّت ہوتی ہے، مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے، شیطان کو اس سے رنج پہنچتا ہے، عُمر بڑھتی ہے، رزق میں بَرَکت ہوتی ہے، فوت ہو جانے والے آباء و اجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خوش ہوتے ہیں، آپس میں مَحَبّت بڑھتی ہے، وفات کے بعد اس کے ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں وعائے خیر کرتے ہیں (تَنْقِیۃُ الْغَالِیِبِ ص ۷۳) ﴿﴾ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1196 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ 558 تا 560 پر ہے: صلۃ رَحِم کے معنی رشتے کو جوڑنا ہے یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک کرنا۔ ساری اُمّت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلۃ رَحِم ”واجب“ ہے اور قطعِ رحم (یعنی رشتہ توڑنا) ”حرام“ ہے۔ جن رشتے والوں کے ساتھ صلۃ (رحم) واجب ہے وہ کون ہیں؟ بعض علما نے فرمایا: وہ ذو رَحِمِ مَحْرَم ہیں اور بعض نے فرمایا: اس سے مراد ذو رَحِمِ حُر ہیں، مَحْرَم ہوں یا نہ ہوں۔ اور ظاہر یہی قول دُوم ہے، اُحادیث میں مُطْلَقاً (یعنی بغیر کسی قید کے) رشتے والوں کے ساتھ صلۃ (یعنی سُلوک) کرنے کا حُکْم آتا ہے، قرآن مجید میں مُطْلَقاً (یعنی بلا قید) ذُو رِیْ اَقْرَبٰی (یعنی قرابت والے) فرمایا گیا مگر

فَرِیْضَانِ نَصِیْطَہٗ مَلِیْکَہٗ مَہْزَنَہٗ رَہْمَہٗ مَحْمُودِہٗ یَاکَہٗ دَارِہٗ جَحَدِہٗ جَالِہٗ اِسْ کَیْلَہٗ اِیکَ فَرِیْضَانِ کَہْتا ہے مَہْزَنَہٗ اَوَّلَہٗ یَاکَہٗ (مہارانی)

یہ بات ضرور ہے کہ رشتے میں چونکہ مختلف درجات ہیں (اسی طرح) صلہ رحم (یعنی رشتے داروں سے حسن سلوک) کے درجات میں بھی تفاوت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذورحم نحرم کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے کسی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بقیہ رشتے والوں کا علیٰ قدر برآء۔ (یعنی رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابق) (زبد المصنف ج ۹ ص ۶۷۸) ﴿صلہ رحمی﴾ (یعنی رشتے داروں کے ساتھ سلوک) کی مختلف صورتیں ہیں، ان کو یہ نہ دیکھ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اعانت (یعنی امداد) درکار ہو تو اس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا (نزد ج ۱ ص ۳۱۲) ﴿اگر یہ شخص پر وِیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط و کتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلقات تازہ کر لے، اس طرح کرنے سے محبت میں اضافہ ہوگا۔﴾ (زبد المصنف ج ۹ ص ۶۷۸) (فون یا انٹرنیٹ کے ذریعے بھی رابطے کی ترکیب مفید ہے) ﴿صلہ رحمی﴾ (رشتے داروں کے ساتھ لہذا سلوک) اسی کا نام نہیں کہ وہ سلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مکافات یعنی اولاد لا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صلہ رحم (یعنی کامل درجے کا صلہ رحم) یہ ہے کہ وہ کانٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جدا ہوتا چاہتا ہے،

فَرَسَاتِ نَحْوِ طَلْعِ مَلِكٍ مَعَهُ رَجُوسٌ جَبَّ قِمْرَتَانِ يَمِينُهُ جَمُودٌ كَمَا يَكُونُ فِي حَرْبٍ جَبَّ شَمْسُ نَامِ جَاهِلُونَ كَدِّتْ كَارِ مَلِكٍ (النحل: ۱۰۱)

بے اعتنائی (بے۔ اِج۔ تے۔ نائی۔ یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حقوق کی مراعات (یعنی لحاظ و رعایت) کرو۔ (ایضاً)

ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت“ حصہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر سفر بھی ہے۔

لوٹنے رُٹیں قافلے میں چلو سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو  
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو فٹم ہوں شاتیں قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



قلم نمبر ۱۰  
قلمی مرکز  
چنداب آباد  
انارکلی میں ۱۰  
کراچی

۱۱۳ھ ۱۴۳۵ھ

09-12-2013

### یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شاہدِ نبویؐ کی تحریکاتِ اہلِ عبادت، اعراس اور جلوسِ عظیمہ و غیر میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے قواب کا ہے۔  
کا کہوں کہ چہ زیب قواب تحفے میں دے کیلئے اپنی آنکھوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول  
ہا ہے راہِ اُپار و روشنِ اُچھوں کے ذریعے اپنے تحفے کے کمر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک  
اور دس گھنٹوں بھر اور سالِ اُپار مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نکلی کی رحمت کی دھرم میں کا ہے  
اور قواب کا ہے۔



فہرستِ تصانیف: ملاحظہ فرمائیے کہ اس کتاب کا مقصد صرف علمی اور تحقیقی ہے نہ کہ تعلیمی اور ترویجی۔ (نویسندگان)

## فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
13	بھلائی کی باتیں سنانے کی فضیلت	1	ڈرود شریف کی فضیلت
14	مہنگین کی قبر میں ان شاء اللہ قزوین جہانگیر کی	2	غذائی منجھکا جوش ایمانی
14	جنت میں داخلہ اور گزشتہ گناہوں کا کفارہ	5	دنیا کیلئے تو وقت ہے مگر
15	حصولِ دنیا کے لئے سفر...	6	چار شہیدوں کی ماں
15	ایک طرف صحابہ کا کردار دوسری طرف ہم غفلت و خاموشی	7	گفتار کے عادی
18	جوش ایمانی کا ثبوت دیتے ہیں	10	احسابِ زندہ داری پیدا کیجئے
18	دانا حضور کی طرف سے غذائی قائلے کی خبر خواہی	11	غذائی قائلے میں بیگانگی ملی اور دعا رہی ہوا
20	ہلندہ جی کے 13 غذائی پھول	12	سلطانِ دو جہاں سے اللہ تعالیٰ کی قربانیاں

## مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید	مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	صحیح بخاری	دارالکتب المعرفی، بیروت
تفسیر مظہری	کون	ابواب	دارالعرفان، بیروت
بخاری	دارالکتب المعرفی، بیروت	مسند احمد	دارالکتب المعرفی، بیروت
ترمذی	دارالکتب المعرفی، بیروت	تفسیر	مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی
مسند امام احمد	دارالکتب المعرفی، بیروت	سنن	باب المدینہ، کراچی
امسیرہ	دارالعرفان، بیروت	روایات	دارالعرفان، بیروت
طبہ الاولیاء	دارالکتب المعرفی، بیروت	زکریا زکری	شیخ برادر مرکز الاولیاء، بیروت
ابن مسعود	دارالکتب المعرفی، بیروت	عاشقِ شریف	مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی
المردی، باب التواضع	دارالکتب المعرفی، بیروت	روایات	مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی
اسماء اللہ	دارالکتب المعرفی، بیروت	☆ ☆ ☆	☆ ☆ ☆

# دانت چمکے زکائے سنہ

خُشک آملے پٹساری کی دکان سے لے کر  
پسوا کر پوڈر بنا کر شیشی میں محفوظ کر لیجئے، روزانہ  
صبح و شام انگلی سے دانتوں کو اس سے خوب مانجھئے۔  
دانت چمک دار ہوں گے، خون آتا ہو تو وہ بھی بند  
ہوگا اور دانت خوب مضبوط ہو جائیں گے۔

إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-579-729-7



0109063



فیضانِ مدینہ، محلہ سو گران، پرائی سبزی منڈی، باب المعدینہ (کراچی)

TEL: +923 111 25 26 92 FAX: 1284

Web: [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) / Email: [ilmi@dawateislami.net](mailto:ilmi@dawateislami.net)